INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

۳۴

۲۷ر شعبان تا ۴ر رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ بمطابق ۱۹ر تا ۲۵ر جنوری ۱۹۹۶ء

رمضان المبارک کے فضائل

عالمی مجلس
تحفظ
ختم نبوت

تاریخی حقائق

مروجہ تقریبات میں شرکت کا حکم!

سوال..... آج کل تقریبات میں (شادی ولیمہ و دیگر رسومات) میں ویڈیو بناتے ہیں اور اس کا استعمال عام ہوگیا ہے اور اہتمام کے ساتھ کیا جاتا ہے یعنی اس طریقہ میں اب کوئی اعتراض بھی نہیں کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ہالوں میں کھانے کا عمل نمبروں کے طریقہ پر کیا جاتا ہے یعنی کھانے میں کھڑے ہوکر کھانے کو ترجیح دی جاتی ہے اس میں بھی کوئی روکتا نہیں ہے۔

عورتوں کے بیٹھنے کا انتظام الگ ہوتا ہے جہاں عورتیں (شامل ہوکر) نقاب سے ایسی بے نیاز ہوتی ہیں جیسے مقابلہ حسن میں شریک ہوئی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

ایسے ماحول میں ایک دینی گھرانہ کو ایسی تقریب میں شرکت کرتے ہوئے قلبی افسوس اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ دل کو تو خوش ہونا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت نکاح پر عمل کیا جارہا ہے لیکن اس ایک سنت کے عمل میں شریک ہونے میں دوسری دیگر سنتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔

(جبکہ اس شادی میں جنگلی تک کو خوش کیا گیا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو عملاً" اپنی تقریب سے نکال دیا گیا ہے)

ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے دل چاہتا ہے کہ نہ جایا جائے لیکن رشتہ داری کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجبوری میں شرکت کرلی جاتی ہے۔

پوچھنا یہ تھا کہ کیا ایسی تقریبات میں شرکت نہ کریں تو کوئی حرج تو نہیں؟

اب ہم جو کچھ دینا چاہتے ہیں ہدیہ وغیرہ وہ گھر جاکر دے دیں جس سے رشتہ داری کا حق ادا ہوجائے تو کیسا عمل ہے؟ (جاوید احمد)

الجواب...... آج کل جس انداز سے ولیمے کئے جاتے ہیں ان میں فخر و مباہات اور نام و نمود کا پہلو غالب ہے۔ سنت کی حیثیت بہت ہی مغلوب نظر آتی ہے۔ اس لئے ایسے ولیمہ کی دعوت کا قبول کرنا مکروہ ہے' علاوہ ازیں آج کل ولیمہ کی دعوتوں میں مردوں اور عورتوں کا بے حجاب اختلاط ہوتا ہے۔ کھانا عموماً" میز کرسی پر یا کھڑے ہوکر کھایا جاتا ہے۔ اور اب تو ویڈیو فلمیں بنانے کا بھی رواج چل نکلا ہے۔ بعض جگہ گانے بجانے کا شغل بھی رہتا ہے اس طرح کی اور بھی بہت سی قباحتیں پیدا ہوگئی ہیں جن کے ہوتے ہوئے ایسی دعوت میں جانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔

اور آپ گھر میں جاکر جو دینا چاہیں دے سکتے ہیں لیکن دکھلاوا ہرگز مقصود نہ ہو اور نہ اس پر احسان جتلایا جائے اور نہ رسم کی پابندی ہو۔

ڈالر ایجڈ اسکیم سودی ہے!

سوال...... ڈالر ایجڈ اسکیم کا کاروبار راولپنڈی میں (منیجر عملو انٹرپرائزز (رجسٹرڈ) سرسید چوک تمپلا مارکیٹ راولپنڈی پوسٹ بکس نمبر ۳۸۴) نے امداد باہمی کے نام سے شروع کیا ہے۔ جس کو لوگ بڑی تیزی سے چلارہے ہیں اس منسلک فارم پر ساری کی ساری تفصیل درج ہے۔ اس معاملہ کو واضح کیا جائے کہ یہ فارموں کی خرید و فروخت شرعی لحاظ سے صحیح ہے یا غلط؟ کیا اس ذریعہ سے کمایا ہوا پیسہ حرام ہے یا کہ حلال؟

اگر حرام ہے تو اس کے متعلق فتویٰ دیا جائے جس سے میں دوسرے لوگوں کو روک سکوں۔ عزیز الرحمٰن

جواب...... امداد باہمی کے نام سے جاری کردہ یہ اسکیم شریعت حقہ کی روشنی میں خالص سودی کاروبار ہے جس کی قطعاً" کوئی گنجائش نہیں اور اس کی آمدنی بالکل حرام ہے۔ کیونکہ یہ فارم کسی قسم کے جامد اثاثے کی نمائندگی نہیں کرتا اور نہ کسی جائز کاروبار میں شرکت کی علامت ہے بلکہ محض ایک بے قیمت کاغذ کا ٹکڑا ہے جو شرعاً مال متقوم نہیں۔ نیز اگر فقہی نقطہ نظر سے بالفرض اس کو قرض بھی مان لیا جائے تو کل قرض جر نفعا فھو ربوا کی رو سے زائد رقم کا حصول خالص سود ہے اور شرعی عقود میں سے حوالہ پر بھی اس کا مدار نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حوالہ کی شرائط یہاں مفقود ہیں۔ بہرکیف یہ اسکیم کسی بھی شرعی عقد کے تحت نہیں آتی' بلکہ سٹے کا بازار گرم کرتا ہے جس کی شریعت میں قطعاً" اجازت نہیں۔

"حق وظیفہ" کا معاوضہ!

سوال..... ایک آدمی آئل ٹینکر کا ٹھیکہ لیتا اور اس ٹھیکے کے مد میں دو لاکھ روپے کمپنی میں جمع کرتا ہے بعد میں وہ اس ٹھیکے کو نہیں چلاسکتا لہٰذا وہ کسی اور کو دے دیتا ہے لیکن اس شرط پر کہ اس ٹھیکے کے حاصل کرنے پر جو محنت میں نے کی ہے اس کے مجھے ۵۰ ہزار روپے زیادہ دینے ہوں گے لہٰذا معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا یہ ۵۰ ہزار روپے زیادہ لینا اس کے لئے جائز ہے جبکہ یہ ٹھیکہ اسی کے نام پر رہے گا صرف وہ اس دوسرے آدمی کو پاور آف اٹارنی دے گا کیونکہ کمپنی میں نام تبدیل نہیں ہوتا اسی کے نام سے ٹھیکہ چلایا جاسکتا ہے جس نے پہلا ٹھیکہ حاصل کیا لہٰذا اس پہلے والے ٹھیکہ دار کو ۲ لاکھ ڈپازٹ کے علاوہ ۵۰ ہزار روپے زیادہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

(غنی الرحمٰن کراچی)

جواب...... یہ ٹھیکیدار اپنی "حق ٹھیکیداری" سے دستبردار ہونے کے عوض معاوضہ لے سکتا ہے' چنانچہ اس کے لئے پچاس ہزار روپیہ لینے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۳۴

۲۷ شعبان تا ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۱۹ تا ۲۵ جنوری ۱۹۹۶ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مُدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مُدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
عبداللہ ملک

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وسترئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

اداریہ ۴
رمضان المبارک کے فضائل ۶
مجلس تحفظ ختم نبوت۔ چند حقائق ۱۳
ہے الم کا سورہ بھی جزو کتاب زندگی ۱۴
اخبار ختم نبوت ۱۵
مرزا قادیانی کی خوراک ۲۰
جناح اسٹیڈیم اسلام آباد میں مخلوط ٹریننگ ۲۲

چندہ اندرون ملک
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۳۵ روپے

چندہ بیرون ملک
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات وانڈیا ۵۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 514122

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ رمضان المبارک......... برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ

نیکیوں کا موسم بہار' برکتوں ور رحمتوں والا مہینہ رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس موسم بہار میں نیکیوں کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ برکتیں اور رحمتیں اپنے دامن میں سمیٹنے کی توفیق کامل عطا فرمائیں (آمین)۔

قیامت تک کے لئے انسانیت کی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے اللہ تبارک و تعالیٰ نے آخری کتاب ہدایت قرآن مجید کو اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر حسب ضرورت و موقعہ نازل فرمانے کے لئے آسمان دنیا پر رمضان المبارک میں بھیجا۔ قرآن کریم کی عظمت و تقدیس کے طفیل اس پورے مہینے کے دامن کو خصوصی برکتوں اور رحمتوں سے لبریز کر دیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کی پہلی رات ہی سے شیاطین اور سرکش جن قید اور دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہنے دیا جاتا۔ جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ایک بھی دروازہ بند نہیں رہنے دیا جاتا۔ اللہ کی طرف سے مقرر فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ خیر تلاش کرنے والو آگے آؤ اور شر تلاش کرنے والو رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ رمضان کی ہر رات میں ایسا ہی ہوتا ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا' بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے' اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے' جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا' اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے یہ صبر کا مہینہ ہے' اور صبر کا ثواب جنت ہے' اور یہ ہمدردی و غم خواری کا مہینہ ہے' اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے' اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلو خلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا' مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے' یا ایک کھجور سے' یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرا دیا' اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا' یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت' درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔ اور اسے دوزخ سے آزاد کریں گے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

حضور ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان کی راتوں میں ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے (تراویح اور نوافل میں) قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اس مہینہ میں ایک رات لیلۃ القدر آتی ہے جس میں ایمان و ثواب کی نیت سے عبادت و نوافل کا اجر ایک ہزار مہینوں کی عبادت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اس ماہ مبارک میں اجر و ثواب کی فراوانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس میں زندگی کو نفس و خواہش کے مطابق گذارنے کے بجائے کامل اطاعت الٰہی اور اتباع رسول ﷺ میں صرف کیا جائے۔ آنکھ' کان' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر تمام اعضاء کو گناہوں کے کام سے بچا کر رکھا جائے' خصوصاً" آنکھ کی بد نظری جس کو آج کل معمولی سمجھا جاتا ہے اور معمولات زندگی میں غیر محرموں (مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں) سے گفتگو میں اس میں بڑی بے احتیاطی ہوتی ہے۔ یہ بد نظری دل کو حلاوت ایمانی سے محروم کر دینے کا باعث بن جاتی ہے۔ زبان کو بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے بچایا جائے۔ خرید و فروخت میں خراب اور عیب دار چیز کو اچھا بتا کر بیچنے سے پرہیز کیا جائے۔ روزے میں حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے بچنا بہت ضروری ہے۔ یاد رکھئے کہ روزہ کا ظاہری عمل تو یہی ہے کہ کھانے پینے اور حلال چیزوں سے انسان دن بھر خود کو روکے رکھے مگر مقصود اصلی اس سے تقویٰ کا حصول ہے اور وہ حلال چیزوں کا استعمال چھوڑنے کے ساتھ حرام چیزوں سے پرہیز کے بغیر حاصل ہونا ناممکن ہے۔

گیارہ مہینے کے بعد نفس کو بہلا پھسلا کر مجبور کرنے کی کوشش ہونی چاہئے کہ یہ ایک مہینہ خواہشات کو چھوڑ کر اطاعت الٰہیہ اور اتباع نبی اکرم ﷺ میں گذار لے' یہ ایک مہینہ صرف نیکیاں سمیٹنے میں صرف کر دے۔ دوزخ سے خلاصی اور جنت کے استحقاق کے لائق بنانے میں تعاون کرے۔ اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اس طرح معاصی اور ممنوعات سے پرہیز کے ساتھ ایماناً" واحتساباً" دن رات عبادت و ذکر میں مشغول رہ کر یہ مہینہ گذارا جائے گا تو انشاء اللہ

مقصود اصلی "تقویٰ" حاصل ہو جائے گا۔

رمضان المبارک کی یہ برکات و خصوصیات صرف امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے لئے خصوصی انعام ہے۔ یہ انعام پہلے کسی بھی نبی کی امت کو عطا نہیں کیا گیا۔ ان برکات و خصوصیات سے امت اس وقت تک مستفیض ہوتی رہے گی جب تک حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کمربستہ رہے گی۔ اس لئے کہ شیطان رجیم نے ازل میں جو مہلت حاصل کی تھی وہ اس امت کو صراط مستقیم سے ہٹا کر غلط راہوں پر ڈالنے کی نت نئی تدبیریں اختیار کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے میں (نعوذ باللہ) غلطیاں نکالنے کی راہ دکھاتا ہے' تعلیمات دین میں غلط معانی اور تشریحات ڈھونڈنے کی راہ دکھاتا ہے' باطل نظریات و عقائد اور اعمال کو خوبصورت اور مزین بنا کر پیش کرتا ہے' یہاں تک کہ اس ظالم نے حضور ﷺ کا بابرکت دامن مسلمانوں کے ہاتھ سے چھڑانے کے لئے اپنے دوستوں میں سے بہت سے جھوٹے نبی بنا کر کھڑے کر دیئے اور ہزاروں لاکھوں انسانوں کو جہنم کا ایندھن بنا کر چھوڑا۔

ہر لحہ اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ رمضان المبارک کی یہ خصوصی نعمتیں' برکتیں اور رحمتیں صرف حضور اکرم ﷺ کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کو ہی حاصل ہوتی ہیں۔ اس دور میں ایک گروہ مسلمانوں کے ہاتھ سے یہ دامن رحمت چھڑانے کی محنت میں لگایا ہوا ہے۔ نہ صرف ہماری حکومت بلکہ عالمی سطح پر یہود و نصاریٰ اور تمام کافر قوتیں اس گروہ کی پشت پناہی کر رہی ہیں اور اس گروہ کو تمام مادی وسائل مہیا کر کے طاقت اور پروپیگنڈے کے ذریعے مسلمانوں کو یہ بتانے کی بھرپور کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ (نعوذ باللہ) حضور اکرم ﷺ پر نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کے بعد بھی نیا نبی آسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں حضور ﷺ پر ختم نبوت کے عقیدہ کی بیخ کنی کر کے نئے نبی کی گھڑی ہوئی شریعت کو "اسلام" کے نام پر دنیا میں پھیلانے کی کوشش میں مصروف ہیں اور یہ گروہ قادیانی نبی مرزا غلام احمد کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔ اس صورت حال میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ پہلے تو وہ دین اسلام کے ضروری عقائد و تعلیمات خصوصاً "عقیدہ ختم نبوت سے کماحقہ واقفیت حاصل کرنے کی فکر و کوشش کرے۔ پھر حتی المقدور اپنے متعلقین اہل و عیال' دوست و احباب اور حلقہ تعارف میں ان ضروری عقائد و تعلیمات کو سکھانے کی فکر کرے۔۔

یاد رکھئے! قرآن و حدیث پر عمل پیرا ہونے کے لئے معانی و تشریحات میں اختلاف پایا جاسکتا ہے اور پایا جاتا ہے۔ اسی نقطہ نظر کے اختلاف کے سبب اس دور میں مسلمان بہت سے فرقوں میں بٹے نظر آتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور آپ ﷺ پر ختم نبوت کا عقیدہ ایک ایسا نقطہ اتحاد ہے کہ مسلمان کہلانے والا کوئی گروہ' کوئی جماعت' کوئی فرد اس میں لب کشائی کی گنجائش نہیں رکھتا۔ اس لئے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر تمام مسلمان "عقیدہ ختم نبوت" کی بنیاد پر متحد و متفق ہو کر یہود و نصاریٰ اور تمام کافر قوتوں کی پشت پناہی میں پروان چڑھنے والے "فتنہ قادیانیت" کا قلع قمع کرنے کے ساتھ ساتھ کافر قوتوں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہی وقت کی آواز ہے' رمضان المبارک کا پیغام ہے۔

"عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کا قیام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کی فکر مندی کے نتیجہ میں عمل میں آیا۔ اپنے یوم تاسیس سے اب تک یہی اس کا مقصود ہے اور یہی اس کا مشن ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو قادیانیت کے پر فریب طور طریقوں سے آگاہ کیا جائے' تاکہ مسلمان اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے قادیانیوں کی چالوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ قادیانی لوگ بہت حیلوں بہانوں سے قادیانیت کے جال میں مسلمانوں کو پھانسنے میں مصروف ہیں۔ نوجوان تربیت یافتہ لڑکیوں کے ذریعہ دفتروں اور حساس اداروں میں نوجوانوں سے ٹیلی فون پر اور براہ راست روابط قائم کئے جاتے ہیں۔ بیرون ملک سفری سہولتیں اور روزگار کا لالچ دیا جاتا ہے روسی یہودیوں کے تعاون سے بین الاقوامی سطح پر "احمدی مسلم ٹیلی ویژن" چینل کے نام سے ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانی نشریات کا مکروہ سلسلہ بھی شروع کیا ہوا ہے۔ انگریز اور یہودی قادیانیوں کی حمایت میں مقالات لکھ رہے ہیں' سیمینار منعقد کر رہے ہیں' امریکی سینیٹر اور اعلیٰ عہدیدار نہ صرف مغرب میں بلکہ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں پر دباؤ ڈال کر قادیانیوں کو بے پناہ مراعات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ان حالات میں "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ نشریاتی و تبلیغی محاذ پر مبلغین کے مزید تربیتی اداروں کے ساتھ انگریزی' جرمن اور دیگر عالمی زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ پاکستان کے گلی گلی' محلے محلے "ختم نبوت لائبریریاں" قائم کرنے کا پروگرام ہے' جہاں مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت اور اس کی حفاظت سے متعلق ضروری تربیت کا انتظام کرنا مقصود ہے۔ امریکہ' کینیڈا اور افریقی ممالک کے علاوہ روس کے تسلط سے نو آزاد مسلمان ریاستوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جو مراکز تبلیغی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کے دائرہ کار کو مزید وسیع کرنے کی شدید فوری ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ سب مسلمان حکومتوں کی ذمہ داری تھی۔ مگر فی الوقت وہ سب یہود و نصاریٰ کی حاشیہ بردار نظر آتی ہیں۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں "عقیدہ ختم نبوت" کی حفاظت کے تمام اقدامات اور منصوبوں کے لئے مخیر مسلمان عوام کے مالی تعاون کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ مخیر مسلمانوں سے پر زور اپیل ہے کہ خالص اللہ کی خوشنودی کے لئے دل کھول کر زیادہ سے زیادہ عطیات اور مالی تعاون پیش کریں۔ دنیا میں "ختم نبوت" کی حفاظت کے کار خیر میں شمولیت کے ذریعہ "اسلامی عزت" کی نعمت سے مستفیض ہونے کے ساتھ اخروی انعامات کا استحقاق حاصل کریں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان۔

رمضان المبارک کے فضائل

آداب رمضان

ماہ رمضان کی فضیلت

ارشاد خداوندی ہے:

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان ○ فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ماھداکم ولعلکم تشکرون (البقرہ ۱۸۵)

ترجمہ: "ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے' منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔

سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام میں (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (وثناء) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

احادیث مبارکہ:

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ (احمد' نسائی' مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں' اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا' اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا' اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا' اس میں فرمایا' اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا' بڑا بابرکت مہینہ آ رہا ہے' اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے' جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا' اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے' یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے' اور یہ ہمدردی غم خواری کا مہینہ ہے' اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے' اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلو خلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا' مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا!

یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے' یا ایک کھجور سے' یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرادیا' اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا' یہاں تک کہ جنت میں داخل ہوجائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت' درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔ اور اسے دوزخ سے آزاد کردیں گے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

حدیث۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں۔ اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کذا فی مشکوٰۃ' ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کذا فی الجمع ص ۱۴۲ ج ۳)

حدیث۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے' اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں' اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی' ہو ضعیف کذا فی مجمع الزوائد' ص ۱۴۳ ج ۳)

روزے کی فضیلت۔

حدیث۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد و حساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (و عنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ یعنی قیامت کے دن کریں گے۔ روزہ کہتا ہے۔ اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے' اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال

حدیث۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹ شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

سحری کھانا۔

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا' سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا' اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے) (مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلد کرنا

حدیث۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار

میں جلد کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' دین غالب رہے گا' جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔

(ابو داؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے۔

حدیث۔ سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے' کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے' کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(احمد' ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابو داؤد' ترمذی' مشکوٰۃ)

افطار کی دعا۔

حدیث۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ۔

"پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہو گئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہو گیا۔"

حدیث۔ حضرت معاذ بن زہرہؒ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا۔"

(ابو داؤد' مرسلا' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے۔ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ ہلال بن عبدالرحمن وھو ضعیف کمافی المجمع ص ۱۴۳ ج ۳)

حدیث۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں' اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف الزوائد ص ۱۴۳ ج ۳)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی' یہاں تک کہ افطار کرے۔ حاکم عادل کی۔ اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا' خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد' ترمذی' ابن حبان' مشکوٰۃ' ترغیب)

حدیث۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔ اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی۔

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے' کہ میری بخشش فرما دیجئے۔"

(بیہقی' ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ۔

حدیث۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول ﷺ نے فرمایا' بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے' اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے' جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا' اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا' سوائے بد قسمت اور حرمان نصیب کے۔

(ابن ماجہ' واسنادہ حسن' ان شاء اللہ۔ ترغیب)

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت' تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں' الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

(بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا

حدیث۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ !یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا۔ یہ دعا پڑھا کرو۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

(احمد' ترمذی' ابن ماجہ' مشکوۃ)

"اے اللہ !آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں' معافی کو پسند فرماتے ہیں' پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا۔

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کر سکتا (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا' مگر رمضان المبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)

(احمد' ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ' دارمی' بخاری فی ترجمۃ باب' مشکوۃ)

رمضان کے چار عمل

حدیث۔ حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو۔ دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے' یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا۔ اور وہ دو چیزیں' جن سے تم بے نیاز نہیں' یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو' اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح۔

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے (بخاری و مسلم' مشکوۃ) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔

(نسائی' ترغیب)

اعتکاف

حدیث۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہو گا۔ (بیہقی' ترغیب)

حدیث۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہو گا۔

(طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم ترغیب)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت

حدیث۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے' اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے۔ آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے۔ پس آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ ﷺ فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔

(صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

(بخاری۔ مشکوۃ)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بد نظری اور بد عملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔

(دارمی۔ مشکوۃ)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا) پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے' نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا روزہ اس سے مانع ہے۔) (بخاری' مسلم' مشکوۃ)

حدیث۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

ایک اور روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے' فرمایا۔ جھوٹ اور غیبت سے۔

(طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرہ' ترغیب)

حدیث۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے رمضان کا روزہ رکھا' اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

(صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ

حدیث۔ حضرت عبید رسول اللہ ﷺ کے آزاد شدہ غلام' کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپ نے سکوت اور اعراض فرمایا اس نے دوبارہ عرض کیا' (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپ ﷺ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے۔ اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی' خون' پیپ اور گوشت نکلا۔ جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے روزہ خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی غیبت کرنے لگیں)

(مسند احمد' ص ۴۳۰ ج ۵' مجمع الزوائد' ص ۱۷۱ ج ۳)

روزے کے درجات

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں۔ ۱۔ عام۔ ۲۔ خاص۔ ۳۔ خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔ جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہ سے بچائے یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔

اول۔ آنکھ کی حفاظت۔ کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے' پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ۴)

دوم۔ زبان کی حفاظت۔ بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے' اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مجاہد کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے' نہ جہالت کا کوئی کام کرے' اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ (صحاح)

سوم۔ کان کی حفاظت۔ کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے' کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم۔ بقیہ اعضا کی حفاظت۔ کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔ اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم۔ افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں' جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکرب) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم۔ افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن جائے گا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا یہی کیفیت ہر عبادت میں ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو' اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے' البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے' یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء' صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم ص ۲۶۸ تا ۲۹۱ ج ۲ ملخصاً)

روزے میں کوتاہیاں

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی،

قدس سرہ نے (اصلاح انقلاب) میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی "جامع المجددین" ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں۔

"بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے۔ ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے' ایسے ہی ایک شخص کو' جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا' کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو۔ چنانچہ رکھا اور پورا ہو گیا' پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیئو' ورنہ فلاں مہلک مرض ہو جائے گا تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا' یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس خدا تعالیٰ صرف دن کا کھانا چھڑاویں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ"۔

"بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً" روزہ قوت بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے' اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں......

اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں' مثلاً" "روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو۔ یا "بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا۔" سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم' زمرہ کفار میں داخل ہیں' اور پہلے فریق کا قول محض' "ایمان شکن" ہے اور دوسرے کا "ایمان شکن" بھی اور "دل شکن" بھی.........

"اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے' مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً" معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانہ سے افطار کر دیتے ہیں۔ مثلاً" خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو روزہ افطار کر دیا۔ کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں' حالانکہ وہ شرعاً" معذور نہیں اس لئے گنہگار ہوں گے۔"

"بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے' مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے' اور شرعاً" بقیہ دن میں امساک' یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے' مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ مثلاً" سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا' یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہو گئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل و احکام کی تعلیم و تعلم ہے"۔

"بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا واجب نہیں' لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو۔ جس طرح نماز کے لئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے۔ اسی طرح روزہ کے لئے بھی...... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو) اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتہ پابند ہونا دشوار ہوتا ہے' تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو یکبارگی زیادہ بوجھ پڑجائے گا۔ اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔"

"بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط و تفریط نہیں کرتے' لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرمگاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں' جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ لعلکم تتقون ان سب کو نظر انداز کرکے اپنے صوم کو "جسد بے روح" بنا لیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے' سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے۔ اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے۔ اگر بدنگاہی کے خوگر تھے وہ نہیں چھوڑتے۔ اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے ان کی صفائی نہیں کرتے...... بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً" بڑھ جاتے ہیں' کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں' جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا' یا چوسر' گنجفہ' تاش' ہارمونیم' گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتدبہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا' جو فی نفسہ مباح ہے' جب روزہ میں حرام ہو گیا' تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی' جو فی نفسہ بھی حرام ہیں' وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ "جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے' خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے" اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا' لہذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا' لیکن ادنیٰ درجہ کا۔ جیسے اندھا' لنگڑا' کانا' گنجا' اپاہج آدمی' آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص۔ لہذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے' کیونکہ ذات کا سلب' صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔"

پھر حضرت تھانوی" نے روزہ کو خراب کرنے والے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

مولانا مفتی محمد جمیل خان

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت

چند حقائق

"مجلس تحفظ ختم نبوت تاریخی جائزہ" کے عنوان سے مولانا مفتی محمد جمیل خان کا ایک مضمون شائع ہوا جس کے بعض مندرجات سے اختلاف کرتے ہوئے جناب سید کفیل بخاری صاحب نے ایک مضمون ارسال کیا حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے حکم سے یہ مضمون رسالے میں شائع کیا گیا۔ اس کی وضاحت میں درج ذیل مضمون شامل اشاعت کر کے اس بحث کو ختم کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

راقم الحروف کا ایک مضمون جنگ میں شائع ہوا اس پر میرا نام درج نہیں تھا۔ بعد میں وہ مضمون ہفتہ وار ختم نبوت کراچی میں میرے نام کے ساتھ شائع ہوا۔ اس پر جناب محترم سید کفیل بخاری کا وضاحتی مضمون ج ۱۴ ش ۳۰ ہفتہ وار ختم نبوت کراچی میں شائع ہوا۔ مضمون نگار نے میرے مضمون سے متعلق چند اپنی طرف سے وضاحتیں فرمائی ہیں۔ جن میں سے یہ بات ۱..... مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۹۴۹ء میں قائم نہیں ہوئی۔ ۲..... کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ۱۹۶۲ء سے قبل تک مجلس احرار کا شعبہ تبلیغ رہی ہے۔ یہ دونوں امر وضاحت چاہتے ہیں اس لئے کہ تاریخی ریکارڈ ان کی نفی کرتا ہے۔ ذیل میں چند نکات اور اس پر دلائل عرض کر دیتا ہوں تاکہ ریکارڈ رہے۔

۱........ مجلس احرار اسلام ہند نے قادیان میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے لئے ایک شعبہ قائم کیا تھا۔ جس کا نام شعبہ تبلیغ احرار اسلام ہند تھا۔ اس شعبہ کا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کا فنڈ علیحدہ تھا۔ اس کی ممبرشپ علیحدہ تھی۔ اس کی رسیدات پر شعبہ تبلیغ درج ہوتا تھا۔ اس کی روئیداد علیحدہ شائع ہوتی تھی۔ اسی شعبہ کے لئے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے خط کے ذریعہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ سے اپیل معاونت شائع کرنے کی درخواست کی تھی۔ ہفتہ وار ختم نبوت کراچی ج ۱۳ ش ۲۹ میں نادر مکتوب کے نام سے ادارتی صفحات پر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی کا خط اور حضرت حکیم الامت کا جواب چھپ چکا ہے جو تھانہ بھون کے رسالہ النور ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ سے لیا گیا ہے۔ اسی شعبہ تبلیغ کے لئے حضرت تھانوی ؒ نے پچیس روپے عنایت فرمائے۔ اور اس شعبہ تبلیغ کی رکنیت بیس سال کے لئے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی درخواست پر حضرت تھانوی ؒ نے قبول فرمائی۔ جیسا کہ مولانا محمد شریف جالندھری کی روایت اس پرچہ میں شائع ہوئی ہے۔ جس کا "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" میں بھی ذکر ہے۔ یہ دونوں علیحدہ واقعات ہیں۔ حضرت تھانوی ؒ نے جو پچیس روپے مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کی درخواست پر بھجوائے وہ زر اعانت ہے۔ جو حضرت امیر شریعت رحمۃ علیہ کی درخواست پر بیس سال کی زر رکنیت عنایت کی وہ علیحدہ واقعہ ہے جو تھانہ بھون کا ہے۔ جس کے راوی حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کے علاوہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہی وال بھی ہیں۔

۲........... ملک عزیز پاکستان کے قیام تک شعبہ تبلیغ احرار اسلام ہند نے یا مجلس احرار اسلام نے رد قادیانیت کے خلاف جو کام کیا وہ تاریخ کا حصہ ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ مجلس احرار نے فتنہ قادیانیت کے خلاف امت محمدیہ ﷺ کی جو رہنمائی کی سعادت حاصل کی اسے تسلیم نہ کرنا حقائق کا منہ چڑانے کے مترادف ہے۔

۳........... قیام پاکستان کے بعد بھی مجلس احرار اسلام پاکستان نے قادیانیت کا نہ صرف ناطقہ بند کیا۔ بلکہ ۱۹۵۳ء میں پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی سعادت مجلس احرار کو حاصل ہوئی۔ جیسا کہ مضمون نگار نے خود تسلیم فرمایا اور مجھے اس سے سو فیصد اتفاق ہے کہ برکت علی ہال لاہور میں ۱۳ جولائی ۵۲ء کے لئے جو دعوت نامہ جاری ہوا اس پر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری کے دستخط تھے اور اس میں بھی کوئی شبہ

نہیں کہ وہ دونوں اس وقت مجلس احرار اسلام کے نمائندہ تھے۔ اور حضرت امیر شریعت کے حکم اور ہدایات پر ان کی نیابت میں انہوں نے یہ سنہری کارنامہ انجام دیا۔ ۱۹۵۳ء میں آل پارٹیز مجلس عمل کی تشکیل ہوئی اور یوں مجلس احرار اسلام نے پوری امت کو فتنہ قادیانیت کے خلاف لاکھڑا کیا۔

۴........... قیام پاکستان کے بعد تمام احرار رہنما جن میں خصوصیت سے حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کا نام لیا جاسکتا ہے ان کی خواہش تھی کہ فتنہ قادیانیت کے خلاف ایک مستقل جماعت ہونی چاہئے جس کا قطعاً" سیاسیات (الیکشنی مروجہ سیاست) سے تعلق نہ ہو۔ اس کے متعلق حضرت مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری" کی زیر ادارت شائع ہونے والے رسالہ الاحرار کی ج ۱ ش ۷۔ ۸ ص ۱۳ پر ذکر ہے کہ "شعبہ تبلیغ احرار کو مستقل جماعت کی شکل ۱۹۴۹ء میں دے دی گئی۔" یہ مستقل جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام اس وقت تمام احرار رہنماؤں ـــــــ جن میں حضرت امیر شریعت' حضرت قاضی صاحب' حضرت جالندھری اور دیگر حضرات شامل تھے ـــــــ کے فیصلہ اور منظوری سے ہوا۔ اس سے یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ مستقل جماعت کا معنی یہ ہے کہ یہ اب ۱۹۴۹ء میں کسی کا شعبہ نہیں بلکہ مستقل جماعت ہے۔

۵........... ۱۹۵۲ء میں اوکاڑہ میں مجلس احرار اسلام کا دستور منظور ہوا۔ جس کے متعلق مضمون نگار فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جالندھری کا مرتب کردہ تھا مجلس احرار اسلام کی ورکنگ کمیٹی نے منظور کیا۔ اسے مجلس احرار اسلام کے شعبہ نشریات سے حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے شائع فرمایا مطبوعات احرار کا سلسلہ نمبر۱ اس پر درج ہے۔ اس دستور میں یہ بات درج ہے کہ "جو جماعتیں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے قائم ہوں گی ان کا نام مجلس تحفظ ختم نبوت رکھ دیا جائے گا وہ اگر چاہیں تو مجلس احرار کے جماعتی نظام میں ووٹ دینے کے لئے اپنے الحاق کی درخواست کرسکتی ہیں۔" جس کا دوسرا معنی یہ ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے مستقل جماعت ہے کسی کا ذیلی ادارہ نہیں تب ہی الحاق کے لئے درخواست کرسکتی ہیں۔ دستور میں درج ہوا۔ جیسا کہ ہمارے تمام مدارس اپنے اپنے طور پر خود مختار ہیں اور وفاق المدارس سے ملحق بھی ہیں۔ اس جماعتی یا تنظیمی الحاق سے کسی کی خود مختاری پر حرف نہیں آتا۔

دوسرا یہ کہ اس وقت قیادت ایک تھی (نظام علیحدہ) اس لئے اس وقت کے باہمی اتحاد کو آپ یوں تعبیر کرسکتے کہ یک جان دو قالب۔ اور یہ صرف اس مسئلہ پر نہیں بلکہ جس وقت مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں جمعیتہ علماء اسلام پاکستان کی بنیاد رکھی گئی اس کے اہتمام کرنے والوں میں مولانا محمد علی جالندھری اور مولانا لال حسین اختر بھی شامل تھے۔ حضرت مولانا مفتی محمود کو اس کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا حضرت لاہوری امیر اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ چنے گئے۔ اس اجتماع کا اہتمام کرنے کے لئے جمعیتہ کے رہنماؤں کے ہمراہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے جو مثالی کردار ادا کیا۔ اس کا حضرت لاہوری" کے مطبوعہ خطبہ استقبالیہ میں ذکر موجود ہے۔ اور شمولیت کرنے والوں میں حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری بھی تھے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب حضرات جمعیت میں شامل تھے۔ بلکہ کام نیک تھا۔ مقصد ایک تھا۔ باہمی اعتماد تھا' مقصود دین کی خدمت تھی سبھی اپنے اپنے نظم کے باوجود ایک تھے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن سے قبل جمعیت علمائے اسلام نے جو سرگودھا کی کانفرنس میں اپنا منشور منظور کیا بطور خاص حضرت مولانا مفتی محمود' حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی' حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے اس میٹنگ میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری کو مدعو کیا۔ یہ باہمی ربط و اعتماد کی وحدت ہے نہ کہ وحدت نظام۔

۶........... ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں حضرت امیر شریعت' حضرت مولانا ابوالحسنات' حضرت ماسٹر تاج الدین انصاری' مولانا لال حسین اختر اور دیگر رہنما کراچی میں جس دفتر سے گرفتار ہوئے وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا دفتر تھا اور ۵۳ء سے پہلے قائم تھا۔

۷........... ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی تحقیقات کی جو منیر رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں دیگر جماعتوں کے ناموں کے ساتھ مستقل جماعت کے طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام بھی موجود ہے۔

۸........... اس دور کے آزاد و دیگر اخبارات میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی امداد کے لئے چرم قربانی کی مد سے اپیلیں شائع ہوئیں۔ بطور نگران اعلیٰ کے حضرت مولانا محمد علی جالندھری کا نام درج ہے۔ جس کا معنی یہ ہے کہ اس کا آمد و صرف کا نظام بھی علیحدہ تھا اور خود مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رجسٹر ۱۹۵۴ء میں جو ابتدائی نوٹ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے لگایا ہے وہ یہ ہے کہ " اس سے پہلے کا تمام ریکارڈ پولیس نے قبضہ میں لے لیا"۔ اس کی تفصیل تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد

اصفحہ ۲۵ تا ۳۵ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے مجلس تحفظ ختم نبوت کی پہلی آمد و صرف کی جو روئیداد ۱۳۷۳ھ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی حیات اور امارت میں شائع ہوئی۔ اس کے مقدمہ میں درج ہے۔ ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی داغ بیل ڈالی گئی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں اگر حکومت اس کے دفاتر کو بند اور سامان کو اپنے قبضہ میں نہ لیتی تو یہ جماعت بڑی مضبوط ہوجاتی پچھلے تین سالوں (۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۳ء تک) میں اس جماعت کے مبلغین کی تعداد سولہ تک پہنچ گئی تھی۔ تحریک ختم نبوت (۵۳ء) سے قبل مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی تین سال کی مفصل رپورٹ شائع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اور وہ رپورٹ شائع ہوجاتی مگر افسوس کہ وہ مسودہ بھی دوسرے کاغذات کے ساتھ ضبط ہوگیا۔ اس بناء پر نومبر ۱۹۴۹ء سے فروری ۵۳ء تک کا مفصل حساب کتاب شائع کرنا ناممکن ہوگیا اس سے آگے کا حساب یہ ہے: (تحریک ختم نبوت جلد ا ص ۴۴) مجھے تسلیم ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد ہی ۳ دسمبر ۱۹۵۴ء کو پہلا انتخاب مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ہوا جس میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو امیر بنایا گیا اور پھر وہ تادم واپسیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رہے۔ میرے خیال میں یہ ایک ایسی تاریخی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی تو انتخاب ۱۹۵۴ء تک کیوں نہ ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے تمام رہنما حضرت امیر شریعت۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر تمام حضرات (ماسوائے حضرت ماسٹر تاج الدین انصاری و حضرت محترم شیخ حسام الدین کہ وہ عوامی لیگ میں جاچکے تھے) ہی مجلس احرار اسلام پاکستان کی تمام تر جماعتی ذمہ داریوں کے ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی نگرانی بھی فرماتے رہے اور خود حضرت مولانا محمد علی جالندھری ۱۹۵۲ء میں مجلس احرار اسلام کے پنجاب کے ناظم اعلیٰ تھے۔ لیکن نظم علیحدہ۔ جماعت علیحدہ۔ آمد و صرف علیحدہ جیسا کہ اوپر کے نکات میں ان امور سے یہ بات واضح ہے۔ ہاں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کا مستقل باضابطہ پہلا انتخاب ہوا جس میں حضرت امیر شریعت، امیر اور حضرت مولانا محمد علی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ مولانا لال حسین اختر۔ مولانا محمد حیات۔ مولانا عبدالرحمن میانوی۔ مولانا تاج محمود اور دیگر حضرات نے اپنی تمام تر توانائیاں صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کرکے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر نئے ولولہ سے ۱۹۵۳ء کے صبر آزما مرحلہ کے بعد کام کو نیا عزم بخشا۔

جو حضرات سیاسی کام کرنا چاہتے تھے جیسے حضرت ماسٹر صاحب، حضرت شیخ صاحب، حضرت حافظ صاحب، حضرت مولانا عبیداللہ احرار وغیرہم وہ تمام حضرات پابندی ختم ہوتے ہی مجلس احرار اسلام پاکستان کے نام سے پھر سرگرم ہوگئے۔ آگے چل کر اس کام کو حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے سنبھالا۔

۹.......... حضرت امیر شریعت کا خان گڑھ والا خط۔ مجلس احرار کی پابندی ختم ہونے پر سرخ قمیص پہن کر دفتر احرار کا افتتاح کرنا پھر حضرت شیخ صاحب کا دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں احرار کی پابندی ختم ہونے پر اس کی بحالی کا اعلان کرنا۔ یہ واقعات ہیں۔ ان سے کون انکار کرسکتا ہے۔

ان تمام حضرات کی زندگی بھر کی کمائی مجلس احرار تھی۔ اس کے لئے انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو

مفت مشورہ 〈 پچکے گال پتلا کمزور جسم۔ فون 690840 690850 کوڈ (041)
چہرے کے ڈنٹ، کمزور جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے پرانے درد، نزلہ، کیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لئے۔
مردانہ زنانہ امراض گنجا پن گرتے بال، دمہ، اٹھرا کے لئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا رحم، جگر، مثانہ کے لئے۔
پرانی خارش، چھپاکی، خون کی خرابی، پیشاب کی مرض، گردہ مثانہ کی پتھری کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اسکی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر
محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900
رجسٹرڈ کونسل آف گورنمنٹ آف پاکستان

صرف کیا۔ اس کے پلیٹ فارم سے جنگ آزادی لڑی۔ تمام تحریکوں میں احرار اسلام نے امت محمدیہ کی طرف سے فرض منصبی ادا کیا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ' حضرت ماسٹر تاج الدین انصاریؒ' حضرت شیخ حسام الدینؒ' حضرت چودہری افضل حقؒ' مولانا عبدالقیومؒ' مولانا غلام غوثؒ' مولانا محمد علیؒ' مولانا قاضی احسان احمدؒ' مولانا محمد حیاتؒ' مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ' حضرت نوابزادہ نصراللہ خان' حضرت مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب یہ تمام احرار رہنما یک دل و جان ایک تھے۔ سب ہی (اگر کوئی نام رہ گیا ہے تو مجھے اللہ معاف کرے) مجلس احرار اسلام کے ماتھے کا جھومر تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جب سے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی تمام رہنماؤں کی وحدت فکر و وحدت عمل کے باوجود اس کا نظم و نسق۔ آمد و صرف وغیرہ بالکل کسی بھی جماعت کے ذیلی ادارہ کے طور پر نہ تھا بالکل علیحدہ تھا جیسا کہ واقعات میں نے عرض کردیئے ہیں۔

٭........ مضمون نگار نے آخر میں تحریر فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے ماضی اور حال میں رد قادیانیت کے سلسلہ میں جو فعال کردار ادا کیا ہے۔ مجلس احرار اسلام حسب سابق ان کی مکمل ممد و معاون رہی اب بھی ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ رہے گی۔ اس پر وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہمیں بھی ان حضرات کے کام کی نہ صرف قدر ہے۔ بلکہ مجلس احرار اسلام کے شاندار ماضی۔ گرانقدر سنہری کارناموں پر فخر ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور احرار اسلام اس لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں ہے کہ یہ دونوں ادارے ایک ہی قیادت و سیادت کے خون جگر کا ثمرہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر جماعتی نظم و پالیسی کی علیحدگی کے باوجود آج بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم مجلس احرار اسلام کے ترجمان رسالہ نقیب ختم نبوت کے نہ صرف سرپرست ہیں۔ بلکہ جب بھی حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان میں سے کسی نے بھی مجلس احرار کے کسی بھی پروگرام کے متعلق یاد فرمایا آپ نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر فرد ان کا احترام اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے۔

٭........ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ یہ جو لفظی یا تاریخی تھوڑا بہت تعبیر و تشریح کا فرق ہے' (میں اسے یہی نام دوں گا چاہے کوئی دوسرا اسے کوئی نام دے) اس پر غور و فکر کے لئے حضرت سید کفیل بخاری صاحب اور حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دونوں تاریخی حقائق و حوالہ جات کی روشنی میں باہمی طور پر کئی نشستیں کرچکے ہیں (دونوں نے اپنے بزرگوں سے کوئی منظوری نہیں لی) وہ کسی ایک موقف پر متفق ہوکر ایک تحریر مرتب کرنا چاہتے ہیں۔ جس پر دونوں پھر اپنے اپنے جماعتی بزرگوں سے مشورہ کرکے ترمیم و اضافہ کے بعد کسی ایک تعبیر و تشریح پر متفق ہوجائیں گے۔ خدا کرے ایسا ہوجائے۔ تو یہ بحث ہی ختم ہوجائے۔ (وماذالک علی اللہ بعزیز)

بقیہ: رمضان المبارک کے فضائل

گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے۔

"خلق سے بلاضرورت تنہا اور یکسو رہنا۔ کسی اچھے شغل مثلاً" تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا۔ یعنی وقتاً" فوقتاً" یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے۔ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے' سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرلے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہوجاتا ہے' بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے"۔

○

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

جناب محمد بدیع الزماں صاحب

ہے الم کا سورہ بھی جزو کتاب زندگی

اس مضمون کا عنوان "بانگ درا" میں اقبال کی نظم "فلسفہ غم" کے پہلے بند کے درج ذیل شعر کا ایک مصرعہ ہے جس میں اقبال نے فلسفہ غم پر بہت حکیمانہ طور پر' قرآن کے پس منظر میں روشنی ڈالی ہے۔

موج غم پر رقص کرتا ہے حباب زندگی
ہے الم کا سورہ بھی جزو کتاب زندگی

اقبال نے یہ نظم لاہور کے ایک بیرسٹر میاں سر فضل حسین صاحب کے نام لکھی تھی۔ یہ بھی اتفاق ہے کہ ان دونوں کی پیدائش ۱۸۷۷ء کی ہے گر میاں سر فضل حسین صاحب کی وفات ۱۹۳۶ء میں ہوئی اور اقبال کی ۱۹۳۸ء میں۔

اس نظم میں اقبال نے انسان کی زندگی میں غم کا حصہ زیادہ پائے جانے پر اسی طرح بصیرت، افروز اشعار کہے ہیں جس طرح موت کے فلسفہ پر "بانگ درا" کی نظم "والدہ مرحومہ کی یاد میں" میں۔ ان دونوں نظموں کا پس منظر اقبال نے قرآن سے فراہم کیا ہے۔

اقبال نے متذکرہ بالا شعر میں الم کو بطور صفت ایہام استعمال کیا ہے۔ قرآن میں یہ حروف مقطعات کے تحت آتا ہے۔ قرآن کی کل ۱۱۴ سورتوں میں حروف مقطعات ۲۹ درج ذیل سورتوں کے آغاز میں پائے جاتے ہیں جن سورتوں کے نمبر شمار یہ ہیں:

۲۔ ۳۔ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۶۔
۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۶۔ ۳۸۔ ۴۰۔
۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۶۔ ۵۰۔ ۶۸۔

ان ۲۹ سورتوں میں پانچ درج ذیل سورتوں میں الم کے حروف مقطعات آتے ہیں۔ جن سورتوں کے نمبر شمار یہ ہیں:

۲۔ ۳۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔

اقبال نے دانستہ طور پر صفت ایہام پیدا کرنے کے لئے الم کو عربی رسم الخط میں لکھا ہے۔ ایہام شاعری میں ایک صنعت معنوی ہے۔ یہ ایسے لفظ کو کہتے ہیں جس کے دو معنی ہوں۔ ایک قریب دوسرے بعید۔ سننے والے کا ذہن قریب کے معنی کی طرف منتقل ہو' مگر کہنے والے کی مراد معنی بعید سے ہو اور قریب معنی سے بھی مناسبت رکھتا ہو۔ چونکہ یہ ایہام ہے اس لئے فارسی رسم الخط میں "الم" بھی پڑھ سکتے ہیں جو پھر بھی عربی لفظ ہے مگر اس کے معنی رنج غم اور دکھ کے ہیں۔ مگر اس کی صورت الف۔ لام۔ میم سے مشابہ ہے۔ اسی لئے اقبال نے الم کے ساتھ سورہ کا لفظ استعمال کیا ہے تاکہ ایہام کا رنگ پیدا ہو جائے۔

اسی مصرعہ میں الم' سورہ' جزو اور کتاب کے الفاظ لاکر اقبال نے دوسری صنعت معنوی "مراعات النظیر" پیدا کی ہے جس میں ایسے الفاظ جمع کئے جاتے ہیں جو آپس میں مناسبت رکھتے ہوں' جیسے گل و خار' تیر و کمان' اسی طرح اس مصرعہ میں جزو اور کتاب کے الفاظ مستعمل ہوئے ہیں۔

اس مصرعہ میں اقبال ایہام اور مراعات النظیر کی صنعتیں لاکر یہ بتاتے ہیں کہ جیسے الم کتاب یعنی قرآن کا جزو یعنی پارہ یا حصہ ہے اسی طرح "الم" انسان کی زندگی کا حصہ ہے جو غم کے گرد رقص کرتی ہے۔ اس لئے الم بھی انسان کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جس قدر عشرت و راحت۔ اسی لئے اس شعر کے قبل کے شعر میں اقبال اس نکتہ کو اس طرح ذہن نشیں کراتے ہیں۔

گو سراپا کیف عشرت ہے شراب زندگی
اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحاب زندگی

اور اس پہلے بند میں تمثیل اور استعارے کی زبان میں تیسرے اور آخری شعر میں الم کے نکتہ کو اس طرح پیش کرتے ہیں۔

ایک بھی پتی اگر کم ہو تو وہ گل ہی نہیں
جو خزاں نادیدہ ہو بلبل' وہ بلبل ہی نہیں

اقبال نے الم کو "جزو کتاب زندگی" کہا ہے اور "کیف عشرت" کو بہار کے مترادف قرار دیتے ہوئے غم کے لئے خزاں کی بات لاکر انسانی زندگی میں ان دونوں کے پائے جانے پر درج ذیل آیات کی یاد دلائی ہے۔ فرمایا گیا:

"جس (رب برتر) نے نباتات اگائیں پھر ان کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنادیا۔"

(سورت الاعلیٰ ۸۷ آیات ۴ اور ۵)

ان آیات میں یہ بات ذہن نشیں کرائی گئی ہے کہ کسی کو یہاں اس غلط فہمی میں نہ رہنا چاہئے کہ وہ دنیا میں صرف بہار ہی دیکھے گا اور اسے خزاں سے سابقہ پیش نہ آئے گا۔ اس معاملہ میں ایک موقع پر خدائے تعالیٰ نے اپنی سنت یہ بتائی ہے کہ:

"کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب (یعنی نوشتہ تقدیر) میں لکھ نہ رکھا ہو' ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان کام ہے۔" (سورہ الحدید ۵۷۔ آیت ۲۲)

اقبال کے نزدیک رنج و غم کے بغیر انسانیت کامل نہیں ہو سکتی۔ عقل مند آدمی اس داغ کو جو اس کے سینہ میں ہے چراغ تصور کرتا ہے اور آہ و نالہ کو اپنی روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ غم سے انسانی فطرت اپنے مرتبہ کمال کو پہنچتی ہے اور رنج و ملال سے دل کے آئینہ پر صیقل ہو جاتی ہے۔ ان سارے نکتوں کو اقبال اسی نظم "فلسفہ غم" کے دوسرے بند میں اس طرح ذہن نشیں کراتے ہیں:

آرزو کے خون سے رنگیں ہے دل کی داستاں
نغمہ انسانیت کامل نہیں غیر از فغاں
دیدہ بینا میں داغ غم چراغ سینہ ہے
روح کو سامان زینت آہ کا آئینہ ہے
حادثات غم سے ہے انساں کی فطرت کو کمال
غازہ ہے آئینہ دل کے لئے گرد ملال
غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطف خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے
طائر دل کے لئے غم شہپر پرواز ہے
راز ہے انساں کا دل' غم انکشاف راز ہے
غم نہیں غم' روح کا اک نغمہ خاموش ہے
جو سرود بربط ہستی سے ہم آغوش ہے

اقبال کا زیر تجزیہ شعر اگر مندرجہ بالا قرآنی آیات کا ترجمان ہے تو اس کا دوسرا بند مندرجہ ذیل روایات پر بھی مبنی ہے جو "حیات الصحابہؓ" کے حصہ ہفتم سے نقل کئے جا رہے ہیں:

۱...... "حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو ایک درد پیش آیا۔ آپ فریاد کرتے اور بستر پر کروٹیں بدلتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے عرض کیا کہ اگر ہم میں سے بعض آدمی ایسا کرتا تو آپ اس پر خفا ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ مومن پر سختی ہی کی جاتی ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں کہ جسے کوئی مصیبت پہنچے خواہ کانٹا لگا ہو یا کوئی درد' مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کی خطا کا کفارہ کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے لئے درجہ میں بلندی ہوتی ہے۔"

۲...... "جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو اپنے بھائی عتبہ کی وفات کی اطلاع ملی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا اٹھیں اور انہوں نے کہا کہ یہ رحمت ہے جس کو اللہ پاک نے بنایا ہے۔ ابن آدم اس کا مالک نہیں۔"

۳...... "حضرت ام سلمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک روز ابو سلمہ میرے پاس رسول ﷺ کے پاس سے تشریف لائے تو فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے ایک ایسی بات سنی ہے جس کی وجہ سے بہت خوش ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمانوں میں سے کسی کو مصیبت پہنچائی جاتی ہے تو مسلمان اس مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون (سورہ البقرہ ۲۔ آیت ۵۶) پڑھے اور کہے: اللھم اجرنی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا۔ (اے میرے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس سے بہتر میرے خلیفہ کر)

"ہے الم کا سورہ بھی جزو کتاب" پر اس مضمون میں مذکور ساری قرآنی آیات اور روایات کی روح اسی نظم "فلسفہ غم" کے درج ذیل تیسرے بند میں

باقی صفحہ ۲۲ پر

اکابر علماء دیوبند' مولانا عبیداللہ سندھی' شاہ ولی اللہؒ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسے آپ عرصہ سے منتظر تھے
جمعیت علماء اسلام' جمعیت طلباء اسلام کے بیجز' سٹکرز' کی رنگ' لٹریچر ٹیلی فون انڈکس' بٹوے' بال پوائنٹ جھنڈے' عید کارڈ' لفافے' آئڈنٹی کارڈ کور' شیشہ شکر' ٹوپی بیج' سٹیل بیج' کاپی کور' تقاریر مولانا فضل الرحمٰن' مفتی محمود نیز دستور و منشور' تھوک و پرچون خرید فرمائیں
ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس' پمفلٹ' اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز
نئے سال کی جے یو آئی' جے ٹی آئی کی ڈائری' کیلنڈر' پاکٹ کیلنڈر
مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۹۷۴

اخبارِ ختمِ نبوّت

گوجر خان میں ختم نبوت کانفرنس

تحصیل گوجر خان راولپنڈی کی ایک بہت بڑی تحصیل ہے یہاں پر کچھ عرصہ پہلے چند ایک قادیانیوں نے ڈش انٹینا کے ذریعہ نوجوان نسل کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کی گوجر خان کے نوجوانوں ساتھ حضرت مولانا عبدالمتین صاحب خطیب جامع مسجد خلفائے راشدین اور مولانا قاری عبدالرشید صاحب مولانا عبداللہ صاحب کے پاس آئے اور اس معاملہ کی اطلاع دی جس پر مولانا عبدالمتین صاحب نے ان ساتھیوں کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی صاحب سے رابطہ کرنے کو کہا مولانا صدیقی صاحب سے رابطہ کیا گیا مولانا خود تشریف لائے حالات کا جائزہ کیا اور مولانا عبدالمتین صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد ایک بھرپور انداز میں کانفرنس کرانے کا پروگرام بنایا اس وقت صدیق آباد کانفرنس کی تیاری ہو رہی تھی صدیق آباد کانفرنس سے واپسی پر ۲۷ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء کانفرنس کا انعقاد کردیا گیا گوجر خان کے علماء کرام کی قیادت میں نوجوان ساتھیوں نے بھرپور انداز میں کانفرنس کی تیاری شروع کی اور اس دوران تین دفعہ مولانا محمد علی صدیقی صاحب بھی راولپنڈی سے تشریف لائے یوں بالآخر وہ دن آگیا کہ جس دن کانفرنس ہونا تھی تمام احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا انتظار بے چینی سے کر رہے تھے کیونکہ انہوں نے چکوال ایک گاؤں دوالمیال سے پروگرام بنا کر آنا تھا لیکن جب مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ اور شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب تشریف لائے تو ان کی سادگی دیکھ اہل گوجر خان حیران رہ گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ان کی عقیدت دوچند ہو گئی بعد نماز عشاء کانفرنس شروع ہوئی تلاوت حضرت قاری عبدالرشید صاحب نے کی اور صدارت کے فرائض قاری احسان اللہ صاحب خطیب جامع مسجد قاسمیہ اسلام آباد نے ادا کئے سٹیج سیکریٹری مولانا محمد علی صدیقی صاحب تھے سب سے پہلے تلاوت کے بعد خطاب کی دعوت کہوٹہ کے معروف خطیب مولانا قاضی عبدالشکور حمادی صاحب کو دی گئی مولانا نے اپنے خطاب میں سیرت النبی پر روشنی ڈالی اور مسلمانان گوجر خان کے جذبہ ایمانی کو تازہ کیا اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری صاحب تشریف لائے اور اپنے خطاب میں حیات عیسیٰ علیہ السلام اور سیرت النبی ﷺ پر روشنی ڈالی اور قادیانیوں کی سازشوں سے باخبر رہنے کے بارے میں بتایا اور آخری خطاب مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا آپ نے خطاب میں فرمایا کہ ہر فتنہ کے چار دور ہوتے ہیں اس کی ابتداء اس کا عروج اس کا زوال اور خاتمہ ہم نے قادیانیوں کی ابتدائی دیکھی عروج دیکھا اور زوال دیکھا اب ایک دور رہ گیا ہے وہ ہے خاتمہ مولانا نے کہا کہ ان شاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب مرزائیت کا خاتمہ ہو جائے گا مولانا نے اپنی تقریر میں وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر پر سخت قسم کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ نصیر اللہ بابر تو نے ایک قادیانی کا جنازہ پڑھ کر امت مسلمہ سے غداری کی ہے وہ اور ہوں گے جو تجھ سے ڈر جاتے ہوں گے یہ ہم ہیں اب آپ کو پتہ چلے گا کس سے پالہ پڑا ہے آخر میں قرار دادیں ہوئی اور کانفرنس کا اختتام مولانا قاری احسان اللہ کی دعا پر ہوا کانفرنس میں راولپنڈی معروف عالم دین مولانا عبدالغفار توحیدی مولانا عمر فاروق توحیدی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ علامہ اورنگزیب صاحب بھی رونق افروز تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت انعامی مقابلہ

مانسہرہ (نمائندہ خصوصی) سرزمین مانسہرہ میں ہائی اسکول نمبر ۳ میں دوسرا انعام گھر پروگرام ہوا۔ جس کی مختصر رپورٹ قارئین کرام کی خدمت میں حاضر ہے۔

۱۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو بعد نماز ظہر مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں تقریری مقابلہ ہوا جس میں دو پرچے ہوئے۔ ایک تیرہ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے' دوسرا ہر عمر کے افراد کے لئے جس میں ڈھائی سو افراد نے شرکت کی۔ بڑی محنت اور شوق سے پرچے حل ہوئے۔ اور جج صاحبان نے نتیجہ مرتب کیا جس میں بڑی عمر کے افراد کی تفصیل اس طرح ہے۔ اول پوزیشن سید احمد شاہ' دوم سید فرزند علی شاہ' سوم عمیرا خٹک' چہارم عبدالماجد' پنجم سید قائم علی شاہ' ششم انیلہ سحر اور ہفتم نازنین شاہین۔

جب کہ بچوں کے تحریری مقابلہ کے نتائج اس

طرح ہیں۔

ول پوزیشن عائشہ خالد مانسہرہ انٹرنیشنل پبلک اسکول مانسہرہ اول شہباز علی خان مانسہرہ پبلک اسکول ان کے برابر تھے۔

دوم یاسر خان مانسہرہ پبلک اسکول' سوم مجیب الرحمٰن گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر۳ چہارم بلال سلیمانی مانسہرہ پبلک اسکول۔

۱۳ اکتوبر کو ہائی اسکول نمبر۳ کے عظیم پنڈال میں پروگرام ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں علماء۔ عوام۔ طلباء۔ اور خواتین نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے امیر پیکر اخلاص و کردار محمد متین خالد صاحب تھے۔

اور اس پروگرام کی صدارت استاذ العلماء حضرت مولانا سید غلام نبی شاہ آف جبوڑی نے کی۔ اور بیان حضرت مولانا محمد علی صدیقی کا ہوا۔ اور جناب ہیڈ ماسٹر غلام حسین صاحب نے مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے ساتھ اپنی زندگی کے چند لمحات جو مولانا ہزاروی کی خدمت میں بسر ہوئے بیان کئے۔

مولانا ہزاروی کا جب ذکر خیر ہوا تو کچھ آنکھوں سے آنسو رواں تھے جناب محمد متین خالد صاحب کی مختصر تقریر تھی جو عشق رسول سے نکلی ہوئی چند کرنیں تھیں۔ جب زبان سے یہ الفاظ نکلے تو بہت سے چہرے رنگ متغیر کرچکے تھے۔ میرے دوستو! عشق رسول ہی نجات کی سیڑھی ہے۔ اگر اس زمین پر اللہ کے رسول کی توہین ہوئی تو اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ پھر اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں بچاسکے گا۔

انعام گھر میں لوگوں نے بڑی دلچسپی لی۔ تین سو کتب انعام میں تقسیم ہوئیں اور دیگر بہت سا سامان دیا گیا۔ ایک لاکھ کا سامان اسٹال پر موجود تھا۔ جو ختم نبوت یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے نوجوانوں نے مختلف حضرات سے لیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لاتعداد مطبوعات تقسیم ہوئیں۔ "حرکۃ الانصار" کی طرف سے بہت سے انعامات دیئے گئے۔ عجیب و غریب منظر تھا۔ پروگرام شروع سے آخر تک دلچسپ رہا۔ معلوماتی' تاریخی' علمی' لطیفے سب کچھ پروگرام میں شامل تھا۔ مرزا قادیانی کی خوب مذمت تھی۔ یوتھ فورس ضلع مانسہرہ کے کارکن اگر اسی طرح پروگرام کرتے رہے تو بہت جلد سرزمین ہزارہ اس ناسور سے پاک ہوجائے گی۔ جس طرح لوگ پہلے مرزائیوں سے نفرت کرتے تھے۔ اب ایک ناپاک چیز خیال کرتے ہوئے دور بھاگیں گے۔

اس عظیم پروگرام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ختم نبوت ضلع مانسہرہ کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔ اور ان تمام مسلمانوں کے لئے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے پیارے رسول ﷺ کے مبارک لواء الحمد کے نیچے جگہ دے۔

آخر میں سید غلام نبی شاہ صاحب نے دعا کرائی' اس کے بعد لوگ اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ ختم نبوت زندہ باد۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوم

الحمدللہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی جلد سوم چھپ گئی ہے۔ صفحات 960۔ سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، طباعت عمدہ، ٹائٹل چار رنگ، مجلد ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت ڈیڑھ صد روپے۔

- ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سانحہ ربوہ سے ۷ ستمبر فیصلہ قومی اسمبلی تک لمحہ بہ لمحہ کی مکمل تحقیقی رپورٹ۔
- سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں ملک گیر تحریک کی ملک کے ہر شہر و قصبہ سے رپورٹیں۔
- اہم شخصیات کے انٹرویوز
- اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی تمام خبریں۔ اداریے۔ رپورٹیں۔
- تاریخی اشتہارات۔ نظمیں۔ کتاب کا مکمل اشاریہ۔ و فہرست
- غرضیکہ تحریک ۱۹۷۴ء شروع ہونے سے مکمل کامیابی تک کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ گویا پوری تحریک جن مراحل سے گزری ہے اسکا ایک ایک لمحہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔
- کتاب عالمی مجلس کے ہر دفتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر ڈیڑھ صد روپے کا منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔ وی۔ پی۔ ہرگز نہ ہوگی۔

تاریخی قومی دستاویز ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی پہلی بار منظر عام پر

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ حکومت نے قادیانی مقدمہ قومی اسمبلی کے سپرد کر دیا۔ مرزا ناصر قادیانی۔ صدر الدین لاہوری ہر دو مرزائی سربراہوں پر قومی اسمبلی میں تیرہ دن بحث ہوئی اٹارنی جنرل کی معرفت قومی اسمبلی کے ممبران نے قادیانیوں و لاہوری مرزائیوں پر جو سوالات کئے وہ اور مرزائیوں کی طرف سے جوابات مکمل مناظرہ کی رپورٹ مکمل تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب آپ پڑھیں تو ایسے محسوس ہوتا ہے کہ آپ قومی اسمبلی میں بیٹھے خود کاروائی دیکھ رہے ہیں۔

عمدہ کاغذ۔ اعلیٰ طباعت۔ چار رنگ کا ٹائٹل۔ خوبصورت جلد۔ صفحات ۳۸۴ قیمت یکصد روپے۔ عالمی مجلس کے ہر دفتر سے طلب فرمائیں۔ یا براہ راست ذیل کے پتہ پر منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

گزشتہ سے پیوستہ

مرزا قادیانی کی خوراک

طاہر رزاق

باقرخانی کلچے

"اور باقرخانی کلچے وغیرہ غرض جو جو اقسام روٹی کے سامنے آجایا کرتے تھے آپ کسی کو رد نہ فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یعنی سب کچھ رگڑ جاتے تھے۔ (ناقل)

مکی کی روٹی

"مکی کی روٹی بہت مدت آپ نے آخری عمر میں استعمال فرمائی کیونکہ آخری سات آٹھ سال سے آپ کو دستوں کی بیماری ہو گئی تھی اور ہضم کی طاقت کم ہو گئی تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ہضم کی طاقت تو کم ہو گئی تھی لیکن کھانے کی طاقت بڑھتی ہی گئی۔ (ناقل)

گوشت

"گوشت آپ کے ہاں دو وقت پکتا تھا مگر دال آپ کو گوشت سے زیادہ پسند تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

پسند دال تھی..... لیکن دونوں وقت پکتا گوشت تھا..... عجیب پسند تھی؟ (ناقل)

مرغ کا کباب

"مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے۔ سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو' پلاؤ۔ مگر اکثر ایک ہی ران پر گزارہ کر لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۲' مصنفہ مرز بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یہ بھی تو بتاؤ کہ تمہارا مرزا قادیانی کیا نہیں کھاتا تھا؟ (ناقل)

پلاؤ

"پلاؤ بھی آپ کھاتے تھے مگر ہمیشہ نرم اور گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

چاول تو نرم و گداز کھاتا تھا لیکن خود پتھر دل تھا۔ (ناقل)

فیرنی

"عمدہ کھانے یعنی کباب' مرغ پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرنی میٹھے چاول وغیرہ سب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۳' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

گھر میں نہیں..... مریدوں کے گھروں میں۔ (ناقل)

مکھن ملائی

"دودھ' بالائی' مکھن یہ اشیاء بلکہ بادام روغن تک صرف قوت کے قیام اور ضعف کے دور کرنے کو استعمال فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۳' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کسی رستم زماں کی خوراک ہے۔ (ناقل)

برف

"دن کے کھانے کے وقت پانی کی جگہ گرمی میں آپ لسی بھی پی لیا کرتے تھے اور برف موجود ہو تو اس کو بھی استعمال فرما لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ملکہ کے لاڈلے نبی کو اس زمانے میں بھی برف مل جاتی تھی۔ (ناقل)

الائچی۔ بادام

"ان چیزوں کے علاوہ شیرہ بادام بھی گرمی کے موسم میں جس میں چند دانہ مغز بادام اور چند چھوٹی الائچیاں اور کچھ مصری پیس کر چھنکر پڑتے تھے' یا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور اس کے بعد اکھاڑے جاتا تھا۔ (ناقل)

یخنی

"کبھی کبھی رفع ضعف کے لیے آپ کچھ دن متواتر یخنی گوشت یا پاؤں کی پیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یہ تو بتاؤ اتنا خرچہ کہاں سے کرتا تھا؟ (ناقل)

پھل

"میوہ جات آپ کو پسند تھے اور اکثر خدام بطور تحفہ کے لایا بھی کرتے تھے۔ گاہے بگاہے خود بھی منگوا لیتے تھے۔ پسندیدہ میووں میں سے آپ کو انگور' بمبئی کا کیلا' ناگپوری سنگترے' سیب' سردے اور سرولی آم زیادہ پسند تھے۔ باقی میوے بھی گاہے بگاہے جو آتے رہتے تھے کھا لیا کرتے تھے۔ گنا بھی آپ کو پسند تھا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

بوتلیں

"زمانہ موجودہ کی ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمونیڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر لاہور سے خود منگوا لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اب تو جہنم کا کھولتا ہوا پانی ہی ملتا ہوگا۔ (ناقل)

مٹھائیاں

"بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا نہ اس بات کی پڑچول تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمانوں کی۔ لوگوں کی نذرانہ کے طور پر آوردہ مٹھائیوں میں سے بھی کھا لیتے تھے اور خود بھی روپیہ دو روپیہ کی مٹھائی منگوا کر رکھتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

تو اتنا کھاتا کیسے تھا؟ (ناقل)

زائد مال

"بارہا ایسا بھی ہوا کہ آپ کے پاس تحفہ میں کوئی چیز کھانے کی آئی یا خود کوئی چیز آپ نے ایک وقت

منگوائی پھر اس کا خیال نہ رہا اور وہ صندوق میں پڑی پڑی سڑ گئی یا خراب ہو گئی اور اسے سب کا سب پھینکنا پڑا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

جب مال کثرت سے آتا ہو تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ (ناقل)

تحائف

"ان اشیاء میں سے اکثر چیزیں تحفہ کے طور پر خدا کے وعدوں کے ماتحت آتی تھیں اور بارہا ایسا ہوا کہ حضرت صاحب نے ایک چیز کی خواہش فرمائی اور وہ اسی وقت کسی نووارد یا مرید بااخلاص نے لا کر حاضر کر دی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور خدائی وعدوں کے مطابق آئی ہوئی چیزیں کھا کر تمہیں ہیضہ ہوا تھا اور تم بااخلاص مرید کے گھر کی لیٹرین میں مرے تھے۔ (ناقل)

پان

"پان البتہ کبھی کبھی دل کی تقویت یا کھانے کے بعد منہ کی صفائی کے لیے یا کبھی گھر میں سے پیش کر دیا گیا تو کھا لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرز بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کیا سین ہو گا جب ایک آنکھ بند کر کے پان چباتا ہو گا؟ (ناقل)

مرغی اور پراٹھا

"رمضان کی سحری کے لیے آپ کے لیے سالن یا مرغی کی ایک ران اور فرنی عام طور پر ہوا کرتے تھے اور سادہ روٹی کی بجائے ایک پراٹھا ہوا کرتا تھا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور دوپہر کو روزہ توڑ دیتا تھا۔ (ناقل)

عنبر۔ مشک

"سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کے لیے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ قسم کا منگوایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ملکہ سے لمبا مال جو آتا تھا۔ (ناقل)

قلفہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ دودھ کی برف کی مشین جس میں قلفہ یا صندوقچی کی برف بنائی جاتی ہے' خرید کر منگائی اور اس میں گاہے گاہے برف بنائی جاتی تھی۔ ایک دن ایک برف بنانے والے کی بے احتیاطی اور زیادہ آگ دینے کی وجہ سے وہ پھٹ گئی اور تمام گھر میں ایمونیا کے بخارات ابر کی طرح پھیل گئے اور اس کی تیزی سے لوگوں کی ناکوں اور آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا مگر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا"۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۲۵۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

نقصان کس بات کا..... ملکہ نے اور بھیج دی ہو گی اپنے "نبی" کو! (ناقل)

ہندوؤں کی مٹھائیاں

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں کا کھانا کھا لیتے تھے اور اہل ہنود کا تحفہ از قسم شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے تھے اور کھاتے بھی تھے۔ اسی طرح بازار سے ہندو حلوائی کی دکان سے بھی اشیائے خوردنی منگواتے تھے۔ ایسی اشیاء اکثر نقد کی بجائے ٹوہو کے ذریعہ سے آتی تھیں۔ یعنی ایسے رقعہ کے ذریعہ جس پر چیز کا نام اور وزن اور تاریخ اور دستخط ہوتے تھے۔ مہینے کے بعد دکاندار ٹوہو بھیج دیتا اور حساب کا پرچہ ساتھ بھیجتا۔ اس کو چیک کر کے آپ حساب ادا کر دیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۲۷۷۔۲۷۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یقین تو نہیں آتا کہ مرزا قادیانی ادھار کی رقم چکا دیتا ہو گا۔ (ناقل)

گڑ کے ڈھیلے

"آپ کو (یعنی مرزا قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اس جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے"۔ (مرزا صاحب کے حالات مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ' جلد اول' ص ۶۷)

اور یہ بات مشہور تھی کہ مرزا قادیانی گڑ سے استنجا کر لیتا ہے اور مٹی کے ڈھیلے منہ میں ڈال لیتا ہے۔ (ناقل)

کھانا اور دھیان

"بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتا نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اس طرف لگا ہوتا ہے"۔ (ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان' جلد ۵' نمبر ۴۰' منقول از کتاب منظور الٰہی' ص ۳۴۹' مولفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

یعنی محمدی بیگم کی طرف۔ (ناقل)

افیم

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے"۔ (مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان' جلد ۱۷' نمبر ۶' مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء) اسی لیے تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کھایا؟ (ناقل) جاری ہے۔

جاہل مفتی

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے اٹھا لے' بلکہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے' ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتویٰ دیں گے' وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے"۔

جناح اسٹیڈیم اسلام آباد میں حکومت کی سرپرستی میں جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی مختلف کھیلوں کے لئے مخلوط ٹریننگ

ناصر محمود

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس کے دستور میں یہ بات واضح طور پر درج ہے کہ حاکمیت کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اس کے آئین میں یہ قانون بھی لکھا ہوا ہے کہ قانون اسلام کے منافی نہیں بنایا جاسکتا۔ لیکن اس اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں ایسے ایسے غیر اسلامی کام کئے جارہے ہیں جن کے بارے میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ وہ اسلامی نہیں بلکہ شیطانی کام ہیں! ان شیطانی کاموں میں سرفہرست تو گورنمنٹ آف پاکستان کی سرپرستی میں چلنے والے ٹی۔ وی اسٹیشن ہیں۔ لائسنس یافتہ وڈیو سینٹر ہیں ڈش انٹینا ہیں سینما گھر ہیں۔ ان سب کی اعلیٰ شیطانی کارکردگی کی وجہ سے اب مسلمان جوان مرد اور عورتوں نے شرم و حیاء کا لباس اتار کر ایسے کام کرنے شروع کردیئے ہیں جن کے تصور سے ہی کبھی مسلمان مرد اور عورت پر اللہ تعالیٰ۔ اور آخرت کے خوف کی وجہ سے لرزہ طاری ہوجاتا تھا۔

بے شرمی اور بے حیائی کے ان کاموں میں سے ایک کی نمائش آج کل جناح اسٹیڈیم اسلام آباد میں گورنمنٹ آف اسلامی جمہوریہ پاکستان کی زیر نگرانی ہورہی ہے۔ مسلمان جوان خواتین کو مرد کوچز کے ذریعے مختلف کھیلوں کی ٹریننگ کرائی جارہی ہے اور اسی اسٹیڈیم میں مرد کھلاڑی بھی خواتین کے ساتھ ساتھ ٹریننگ کرتے ہیں۔ مل کر دوڑتے ہیں اور گپ شپ لگاتے ہیں۔

آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ کھلاڑی کو ورم اپ (اپنے جسم کو گرم) کرنے کے لئے ایسی ورزشیں کرنا ہوتی ہیں جن میں پورے جسم کو یوں حرکت دی جاتی ہے جیسے بریک ڈانس میں حرکت دی جاتی ہے۔ اور کوچ کو کھلاڑی کے مختلف جسم کے حصوں کو پکڑ پکڑ کر پریکٹس کرانا ہوتی ہے۔ آپ یقین جانیں کہ یہ سب کام جناح اسٹیڈیم میں مسلمان خواتین اور مرد ایک دوسرے کے سامنے اور مل جل کر کرتے ہیں اس شیطانی عمل کے دوران خواتین نے چست ٹریک سوٹ اور اکثر مردوں نے صرف نیکر اور کچھ نے ساتھ بنیان پہنی ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ مرد اور خواتین کھلاڑیوں کو پاکستان اسپورٹس کمپلیکس کے ایک ہی ہوسٹل میں ٹھہرایا گیا ہے جہاں وہ اپنے فارغ اوقات میں اونچی آواز میں گانے اور میوزک سنتے ہیں اور بارش میں خواتین مردوں کے سامنے باریک یا چست لباس پہن کر نہاتی ہیں۔ اور وہاں کیا کچھ ہوتا ہے اس کا علم اللہ علیم و خبیر کو ہے یا ان لوگوں کو جو ان شیطانی اعمال میں مصروف ہیں۔

میں سوال کرتا ہوں اس اسلامی ملک کے محافظوں اور حکومت وقت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نمائندہ ہوتے ہوئے مذکورہ بالا شیطانی کاموں کی سرپرستی کیوں کررہے ہیں؟

میں پوچھتا ہوں کہ اس اسلامی ملک کے حکمرانوں سے کہ کیا ان کو اپنا ملک تباہ و برباد ہوتا ہوا نظر نہیں آتا؟ کیا انکو یہاں کفر کا سورج بلند ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا؟ کیا ان کو یہاں ظلم اپنی آخری حدیں چھوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا؟ کیا ان کو مسلمان مذکورہ بالا کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوکر جہنم میں جاتے ہوئے معلوم نہیں ہوتے؟

اگر آپ سب کو یہ سب کچھ نظر آتا ہے یقیناً" نظر آتا ہے تو پھر آپ اپنے ملک کو تباہ و برباد ہونے سے بچاتے کیوں نہیں؟ کفر کی سورج کو بلند ہونے سے روکتے کیوں نہیں؟ ظلم اور جہنم کا راستہ روکتے کیوں نہیں؟

یاد رکھیں! رب کی زمین پر اور رب کے نام پر لئے گئے ملک پر رب کے حکموں پر عمل نہ ہو یہ رب کائنات کی توہین ہے اور اس ملک کے باقی نہ رہنے کی علامت ہے! تو کیا سب تنظیموں اور تمام مکتبہ فکر کے سربراہ ناموس رسالت کی طرح ناموس الٰہی پر جمع ہوکر اس اسلامی ملک کو ناموس الٰہی اور ناموس رسالت کی توہین کرنے والوں سے ہمیشہ کے لئے پاک نہیں کرسکتے؟

یاد رکھیں! اگر آپ نے ایسا کرنے کی کوشش نہ کی تو آپ بھی توہین الٰہی اور توہین رسالت ﷺ کرنے والوں روز حشر کھڑے ہوں گے!

جاگ جائیں

اگر آپ نے جناح اسٹیڈیم میں ہونے والی خواتین کی ٹریننگ کو نہ روکا تو ۱۹۹۷ء میں اسی اسلامی ملک میں ۲۷ کروڑ روپے کے خرچ پر ہونے والی خواتین کی گیمز ہوں گی جن کو سب ٹی۔ وی پر دیکھیں گے اور شیطان کو داد دیں گے اور اللہ جبار و قہار مسلمانوں پر لعنت کرے گا کہ ان کی موجودگی میں شیطان کامیاب ہوگیا!!!!

بقیہ: الم کا سورہ

اقبال نے سموری ہے:

شام جس کی آشنائے نالہ "یارب" نہیں
جلوہ پیرا جس کی شب میں اشک کے کوکب نہیں
جس کا جام دل شکست غم سے ہے ناآشنا
جو سدا مست شراب عیش و عشرت ہی رہا
ہاتھ جس گلچیں کا ہے محفوظ نوک خار سے
عشق جس کا بے خبر ہے ہجر کے آزار سے
کلفت غم گرچہ اس کے روز و شب سے دور ہے
زندگی کا راز اس کی آنکھ سے مستور ہے
اے کہ نظم دہر کا ادراک ہے حاصل تجھے
کیوں نہ آساں ہو غم و اندوہ کی منزل تجھے

basis set by him and draw these conclusions:

1) Mirza engaged himself against Maulana Abdul Haq Ghaznavi in an imprecation of Mubahala. Right in front of his adversary's eyes Mirza met his doom. His falsehood killed him.

2) During a tete-a-tete with another opponent, by name Maulana Sanaullah, Mirza indulging in curses, implored Allah to take away first the life of whosoever was a liar. And lo! Mirza died first while Maulana Sanaullah lived on to see him dead.

3) Mirza's rival-in-love was Sultan Muhammad Sahib. In burning jealously Mirza died of Cholera while Sultan Muhammad lived on after Mirza's death.

Another opponent was Doctor Abdul Hakeem Khan. Mirza told him of the drawn sword of the Angel of Death hovering over his head and cursed him:

"O my Provider! decide between the Liar and the Truthful.!"

'Liar and the Truthful!' And lo! Mirza died before Doctor Sahib's very eyes as a veritable liar!

The evidences of these four eye-witnesses amply testify Mirza's falsehood in accordance with the standards which he himself set forth.

(7)

On July 10, 1888, Mirza came forward to notify his "revelational foretelling", as follows:

"That Absolute Omnipotent has told me:

"Start negotiations for the elder daughter (Muhammadi Begum) of that person (Ahmad Baig). In case of declination from Nikah, the end of that girl will be extremely bad and if she will be married to another person he, within two and a half years from and similarly father of that daughter within three years, will die."

"Then in those days, attention was applied again and again for further clarification and details. It came to be known that God Almighty determined that He will bring the elder daughter (Muhammadi Begum) of that person (i.e. Ahmad Baig) into Nikah of this humble self after removal of each hindrance.

"Be it clear to the evil-minded that in order to judge our truthfulness or falsehood there can be no greater touchstone of test than our predictions."

(*Majmua'i-e-Ishtiharat Vol. I, pp. 157-159*).

COMMENTS

This touchstone, which Mirza settled for himself to ascertain his truthfulness, has come very handy.

On April 7, 1892, Ahmad Baig married his daughter, Muhammadi Begum, to one of his relatives, namely Sultan Muhammad, resident of village Patti, District Lahore.

Now, in accordance with Mirza's divine revelation:

(1) Muhammadi Begum ought to have been widowed by Oct. 6, 1894, but Allah, the Exalted, kept her safe from Mirza's evil eye and the couple lived happily together for no less than 57 years, i.e., 16 years in the lifetime of Mirza and 41 years after his death. From 1949 till 1966, Muhammadi Begum lived as a widow. In this way, she escaped the clutches of Mirza's 'divine revelation', 41 years earlier.

(2) Sultan Muhammad should have died six months earlier than his father-in-law but by Allah's grace he lived for 57 years after him.

(3) Ahmad Baig should have died after the death of his son-in-law and ought to have witnessed his daughter's widowhood and destitution but he departed earlier from the world, leaving his daughter and son-in-law happy in their life.

(4) Each and every hindrance for Nikah between Mirza and the lady was destined to be removed by God, as per Mirza's 'repeated attentions to the Absolute Omnipotent' for bringing her into Nikah of that 'humble self. YET, sorry! The Absolute Omnipotent did not help Mirza one bit, although he pursued the matter relentlessly. Poor Mirza failed miserably. The 'angel of death' wielded 'sword' over Mirza and he expired on May 26, 1908. Alas! he departed, burying pangs of love in his heart into his grave, coupled with heart-burnings of jilt.

(5) According to Mirza's own words those who do not put his predictions on the touchstone of test for falsehood are 'the evil-minded'.

Continued

COMMENTS

Mirza's lack of knowledge deserves pity. From the years Hijri 18 to Hijri 1312, lunar and solar eclipses have conjoined sixty times in Ramadhan alone; during these thirteen centuries there have been not one but dozens of claimants of Prophethood and Mahdviat. But Allah, the Exalted, willed that Mirza be proved a liar from his own ignorance.

Therefore Allah, the Exalted, made him write out this challenge:

"If these cruel Maulvis can produce an evidence of this type of conjunction of eclipses in the times of any claimant, they should come out with it. Undoubtedly, I shall go down as a liar, by this."

(Appendix, 'Anjam-e-Atham,' page 48).

Here I produce evidence, not one but four.

1) In Hijri 117, lunar and solar eclipses conjoined in month of Ramadhan in the times of a claimant, by name "Treef" who was living in Aljazair.

2) Again, Hijri 127 saw a conjunction of the eclipses and at that time a person called Saleh, son of Treef, was claimant of prophethood.

3) A conjunction again occurred in 1267 Hijri in Iran where Mirza Ali Muhammad Bab was blowing his trumpet of Mahdviat for seven years.

4) The Hijri of 1311 was again the year of conjunction when Mahdi Sudani was spreading his cult of Mahdviat in Sudan.

More historical proofs are available in respect of such phenomenal conjunctions in the lifetime of many claimants of prophethood and Mahdviat. For details refer to the following books:

1) *'Doosri Shahadat-e-Aasmani'* by Maulana Abu Ahmad.
2) *'Aimma-e-Talbis'* & *'Raees-e-Qadian'* by Maulana Abul Qasim Dilawari.

But the above four evidences are sufficient to prove Mirza's lies.

(4)

Mirza wrote in 'Izala-e-Auham'; (p.150), 1st *edition; p.79, 5th edition.)*

"O Brethren of Deen and theologians of inviolable Law! Listen, you people to my submissions intently; that the claim of the promised similar, which this humble has made, has been taken as the promised Masih by unwitted folks.... I have not certainly made this claim that I am Masih, son of Mariam. The person putting this blame on me is a downright slanderer and a liar."

COMMENTS

The above clarifies the position. Mirza admits he was NOT the promised Masih and he confirms that those who consider him so, are 'unwitted folks, downright slanderers and liars.'

(5)

Mirza wrote in *Tuhfatun Nadwah:* (Page 5).

(1) "If I don't have knowledge of hidden things, then I am a liar;

(2) "If death of Ibn-e-Mariam is not testified by Quran, then I am a liar;

(3) "If Hadith-Mairaj did not make Ibn-e-Mariam sit among the dead souls, then I am a liar;

(4) "If Quran did not declare in Sura 'Noor' that caliphs of this Ummat shall be from this very Ummat, then I am a liar;

(5) "If Quran did not give me the name of Ibn-e-Mariam, then I am a liar."

COMMENTS

Each and every claim above is wrong. Lies stand proved.

(6)

Mirza wrote in *Tuhfatun Nadwah* (Page 4):

"Allah, the Exalted, in His Holy Book says:........ That is, if this (person) will be telling lies he will be destroyed while you will be seeing him. His falsehood shall kill him. But if he is truthful then some of you shall become a target of his predictions and will depart from this mortal place while he will be seeing them. Now, test me on this basis which is in God's words and evaluate my claims."

COMMENTS

We are ready to evaluate Mirza's claim on the

Masih or the promised Mahdi should have done, then I am truthful. And if nothing happens by the time I am dead then let everybody be witness that I am a liar.'

(Newspaper, *'Badr,'* Qadian, Volume 2, page 4, July 19, 1906).

COMMENTS

How far did Mirza succeed in his mission is recounted in the official newspaper of Qadianis, *'Al-Fazl,'* in its issue dated June 19, 1941, on page 5. It says:

"Do you know, there are 137 Christian Missions operating in India, i.e., Head Missions. Number of their branches is many more. More than 1800 'Padrees' are working in the head missions. There are 403 hospitals in which 500 doctors are working. There are 43 printing presses and about 100 newspapers are printed in different languages. They are running 51 Colleges, 617 High Schools and 61 Training Colleges where 60,000 students study. In the (Christian) 'Salvation Army'* there are 308 European and 2886 Indian priests. Under it (the 'Army') there are 507 Primary Schools in which 18,675 students study. Eighteen colonies and 11 Dailies are their own. Under different departments of this Army 3,290 men are nourished. Result of these efforts and sacrifices is that it is said that 224 persons of different religions are being daily converted to Christianity. Against this, what are the Musalmans doing? Perhaps they do not consider this work worth their attention. Ahmadi Jamaat should think what is the position of their own efforts against such widespread net of Christian missionaries. We have only two dozen preachers in the whole of India and the difficult conditions under which they are working, we know that too."

This is the evidence produced by a Qadiani newspaper, 33 years after Mirza's death! It shows that Mirza's claim did no damage to Christianity. Monotheism did not flourish at the cost of Trinity. His effort to stop the spread of Christianity failed.

Thus Mirza's statement: "Therefore I am a liar if I fail in the manifestation of this essential intent..... And if nothing happens by the time I am dead then let everybody be witness that I am a liar" is a lie self-proved.

(2)

Mirza writes in *Zamima Anjam-e-Atham:* (Pages 30-35).

"If within seven years, a distinct effect of my efforts does not appear by Allah's support in service of Islam and, since death of false religions is essential on the hands of Masih, if this death of false religions does not come by through me, i.e., if Allah, the Exalted, does not reveal those tokens through my hands which shall enhance Islam's success, as a result of which Islam starts to enter from all sides annihilating the void Christian Divinity and the world catching on a different hue, then, I swear by Allah that I shall consider myself a liar."

COMMENTS

Mirza wrote the above in January, 1897, or thereabout. In other words his promised seven years' limit closed in 1903. By that year Mirza had to fulfil his promise to substantiate his truthfulness, failing which he had sworn himself to be a liar. Now, readers know that nothing of that sort happened and his promise did not materialise according to the time-scale which he himself had stipulated. Thus Mirza is a self-proclaimed liar.

It so happened during Ramadhan-ul-Mubarak in the year 1311 Hijri that lunar eclipse occurred on the 13th and solar eclipse on the 28th. Both eclipses chanced to fall during the same month. Mirza announced this phenomena as a proof of his 'Mahdviat'. He declared that this supernatural abnormality was a special sign for his sake only and which had never occurred before during lifetime of any other claimant to Mahdviat, Masihiat or Prophethood.

In Magazine, *'Anwar-ul-Islam'* (p. 47) Mirza wrote:

"Since the times that this world was created never did lunar and solar eclipses get together during the times of any claimant of Prophethood/ Messengership Muhaddathiat. If somebody says they have conjoined then burden of proof lies on him."

"It never happened and certainly never happened from the start of the world till today that lunar and solar eclipses conjoined in this manner in Ramadhan and that some claimant to Prophethood, Messengership or Muhaddathiat was present at that time." (Page 40.)

**Christian Missionaries have formed a Salvation Army which apparently means an "army" that will facilitate "salvation" of mankind. In common parlance it is known as Mukti Fauj. Mukti means salvation. The members of this "Army" wear standard uniforms. Muslim countries who are unmindful of the ramifications of this "Army", have given it liberty to spread "irtidad" (converting Muslims to Christianity, i.e., heathenism).*

MIRZA GHULAM AHMAD IN THE MIRROR OF HIS OWN WRITINGS

By
Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by
K. M. Salim

Edited by
Dr. Shahiruddin Alvi

PREFACE

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

Truth and untruth are two on-going serials of the world. But Allah, Exalted in Munificence, has bestowed some distinctive factors enabling a man of ordinary understanding and common sense to identify one from the other. Praise to Him.

Mirza Ghulam Ahmad of Qadian (India) made a number of claims for himself, from being a 'Revivalist' to being a 'Prophet'. The falsehood or otherwise of a claim is easily identifiable through several tokens of cognisance which Allah, the Exalted, has laid down.

But the easiest pointer, readily available, is Mirza's own writings about which he himself said that his writings were a touchstone to check upon the veracity of his claims. I, therefore, invite readers to go through his written statements and judge for themselves.

Here are presented 22 excerpts from Mirza's writings. You would see in these that Mirza challenges the world to prove him a liar. He is bold about it. I expect my brethren to test his metal in a cool unprejudiced manner.

I pray to Allah, the Exalted, to grant us His Favour in identifying truth as truth and untruth as untruth.

Aameen!

Muhammad Yusuf Ludhianvi

Mirza Ghulam Ahmad Qadiani wrote in a lette to Qazi Nazar Hussain, Editor, Newspaper "*Qul-Qul* Bijnor, (India):

"Those persons who come from Allah's side... they do achieve essential intent of their 'sending dowr and do not die till the purpose of their commission is nc manifested.

"My mission for which I am standing in thi: field is this very one that I (a) topple the pillar o worship of Isa, (b) spread monotheistic doctrine ir place of Trinity, (c) and display dignity and glory o the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم before the world.

"Therefore I am a liar if I fail in the mani festation of this essential intent, notwithstandin; millions of tokens coming forth from me.

"Why is the world, therefore, enmical to me? Anc why does it not see my end? If I manage to succeed ir doing in support of Islam that work which the promisec

سلسلہ نمبر ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

۱۔ بی بی سی کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اس رسالے کا نام بتایئے جس میں آنحضرت ﷺ کی خیالی تصویر چھاپی گئی ہے۔

۲۔ راجپال نامی گستاخ رسول کو کس مسلمان نے جہنم رسید کیا تھا۔

۳۔ مرزا قادیانی کے پاس وحی لانے والے ہندو فرشتے کا نام بتایئے۔

اہم ہدایات

۱۔۔۔۔ ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲۔۔۔۔ تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳۔۔۔۔ ہر شمارہ کا حل اس سے دو شمارے کے بعد شائع کیا جائے گا۔

ٹوکن شمارہ نمبر ۳۴ سلسلہ نمبر ۱۳

نام ____________

ولدیت ____________

مکمل پتہ ____________

____

ذاتی مصروفیات ____________

____

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی' ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیجئے۔

اپیل

الحمد للہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام سے لے کر اب تک فتنہ قادیانیت کا کامیابی کے ساتھ تعاقب کر رہی ہے۔

○ عالمی مجلس کے راہنماؤں اور مبلغین کی کوششوں سے اب تک ہزارہا افراد قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک افریقی ملک "مالی" میں ۳۰ ر ۳۵ ہزار افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ○ جماعتی لٹریچر (جو متعدد زبانوں میں شائع ہو چکا ہے اور مزید زبانوں میں شائع کرنے کی کوششیں جاری ہیں) اور جماعتی مبلغین کے ذریعے پوری دنیا قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو رہی ہے۔ ○ تبلیغی نظام کافی وسیع ہو چکا ہے۔ متعدد بیرونی ملکوں میں جماعتی شاخوں کے علاوہ دفاتر اور قرآنی تعلیم کے لئے مکاتب قائم ہو چکے ہیں۔ اندرون ملک ۵۰ سے زائد ہمہ وقتی مبلغ اور ۱۰ دینی مدارس قائم ہیں۔ مدارس میں بیرونی طلباء کے اخراجات عالمی مجلس آپ حضرات کے دیئے ہوئے عطیات سے پورا کرتی ہے۔ ○ جماعت کے ہفتہ وار رسالے قادیانیت کے پر زور تعاقب میں مصروف ہیں۔

وسط ایشیا کی آزاد ریاستوں میں دس لاکھ قرآن مجید کی تقسیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک منفرد کارنامہ ہے

عالمی مجلس کو اپنے ان اہداف و مقاصد میں کامیابی کے لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

ہم شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ زکوۃ' صدقات' فطرہ اور عطیات سے دل کھول کر عالمی مجلس کی امداد فرمائیں۔

(حضرت) خواجہ خان محمد	(مولانا) محمد یوسف لدھیانوی	(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری
امیر مرکزیہ	نائب امیر	مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان' پاکستان۔ فون نمبر۔ ۵۱۴۱۲۲

کراچی کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ' پرانی نمائش' ایم اے جناح روڈ' کراچی۔

فون ۷۷۸۰۳۳۷۔ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

نوٹ:۔ کراچی کے احباب الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۹۲-۷ میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔